مطالعہ کرنا چاہیے۔

دکھنی ہندو اور اردو از جناب نصیر الدین صاحب ہاشمی تقطیع خورد ضخامت ۲۰۸ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت عے پتہ: سب رس کتاب گھر ادارہ ادبیات اردو خیریت آباد حیدر آباد دکن

شمالی ہند کی طرح جنوبی ہند میں اور خصوصاً حیدر آباد میں اردو زبان عوام و خواص کی تہذیبی ثقافتی اور عام بول چال کی زبان ہے اس میں ہندو اور مسلمان دونوں نے یکساں دلچسپی لی اور اس کی آبیاری میں برابر کا حصہ لیا۔ چنانچہ مسلمانوں کے دوش بدوش ہندوؤں میں بھی اردو زبان کے بڑے بڑے شعرا، ادیب۔ مقرر، اور اخبار نویس پیدا ہوئے جن کے کارنامے دکن میں اردو کی تاریخ کے زریں صفحات ہیں۔ لیکن ان کے کارنامے پراگندہ تھے اور ان میں سے بہتیرے تو ایسے گمنام تھے کہ باہر والوں کا کیا ذکر خود حیدر آباد میں بھی انھیں کم ہی لوگ جانتے ہوں گے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اردو زبان کے نامور محقق اور مصنف جناب ہاشمی صاحب نے اس طرف توجہ کی اور حسب معمول بڑی تلاش و جستجو کے بعد یہ مستند تذکرہ مرتب کر دیا۔ ہاشمی صاحب نے دکن میں اردو کی تاریخ کو سات ادوار پر تقسیم کر کے کتاب کو دو حصوں پر منقسم کیا ہے۔ پہلے حصہ میں دو بدو ہندو شعرا اور شاعرات کا تذکرہ اور ان کا نمونہ کلام درج کیا ہے اور دوسرے حصہ میں ان ہندوؤں کا تذکرہ ہے جو اردو زبان میں لکھتے پڑھتے اور تقریر کرتے تھے۔ چونکہ اردو میں نثر نویسی کا آغاز بہت بعد میں ہوا ہے اس لئے کتاب کا یہ حصہ پانچویں دور سے شروع ہوتا ہے اس جلد میں ہندو اخبار نویس جنھوں نے جامعہ عثمانیہ کے تعلق سے مختلف مضامین پر مقالات لکھے ہیں یا اردو میں تقریریں کی ہیں یا کسی اور طرح اس زبان سے اپنی دلچسپی کا اظہار کیا ہے ان سب کا تذکرہ آگیا ہے۔ ہاشمی صاحب نے اس سلسلہ میں پنڈت رتن ناتھ سرشار کو بھی شامل کر لیا ہے۔ کیونکہ آخر عمر میں وہ حیدر آباد میں ملازم ہو گئے تھے اور سنہ ۱۹۰۲ء میں وہیں انتقال کیا۔ ممکن ہے لکھنؤ والوں کو اس پر اعتراض ہو لیکن ہاشمی صاحب لکھ سکتے ہیں کہ غالب آگرہ میں پیدا ہوئے اور مرے دلی میں تو دہلوی ہی کہلاتے ہیں اس لئے سرشار بھی حیدر آبادی کہلائے جا سکتے ہیں۔ زبان و بیان کی خوبی اور معلومات کے استناد کے لئے لائق مصنف کا نام سب سے بڑی ضمانت ہے۔ شروع میں جناب بی رام کرشنا راؤ صاحب گورنر کیرلا اور پروفیسر عبد القادر سروری صاحب کے قلم سے مختصر پیش لفظ اور مقدمہ ہے جس میں